

خلاصہ مضامین قرآن

گیارہواں پارہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿١﴾ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿٢﴾
وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٠٠﴾ (التوبه: ۱۰۰)

آیت ۱۰۰

صحابہ کرامؓ کی پیروی اللہ کی رضا اور جنت کے حصول کا ذریعہ
اس آیت میں اُن مہاجر اور انصاری صحابہ کرامؓ کی تحسین کی گئی جنہوں نے اول اول اسلام
قبول کرنے میں سبقت کی اور مال و جان سے اس دین حق کا بھرپور ساتھ دیا۔ پھر اُن
سعادت مندوں کی مدح کی گئی جنہوں نے اول اول سبقت کرنے والوں کی بڑی عمدگی سے
پیروی کی۔ ان سب کو اللہ کی رضا اور جنت کے حصول کی بشارت دی گئی۔ آج کے روشن خیال
دانشور خود کو بڑا ذہین و فہیم اور سلف صالحین کو کودن اور کم فہم قرار دیتے ہیں۔ اُن کی پیروی کے
بجائے اپنی آراء سے نئے نئے اجتہادات کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں ان دانشوروں کے شر سے
محفوظ فرمائے اور اسلاف کی راہ سے چمٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! بقول اقبال:

ز اجتہادِ عالمانِ کم نظر
اقتدا بر رفتگانِ محفوظ تر

آیت ۱۰۱

منافقین کے لیے دُہرا عذاب

اس آیت میں اہل ایمان کو آگاہ کیا گیا کہ تمہاری صفوں میں منافقین ہیں جنہیں اپنی جان اور

مال اللہ کے دین اور اُس کے لیے محنت سے زیادہ عزیز ہیں۔ اللہ ان پر اس دنیا میں دو طرح کے عذاب مسلط کرے گا۔ یہ دنیا میں بار بار اپنی بزدلی کی وجہ سے ذلت و رسوائی سے دوچار ہوں گے اور روحانی سکون سے محروم ہو جائیں گے۔ پھر موت کے وقت بھی انہیں شدید اذیت سے گزرنا ہوگا۔ اس کے بعد آخرت میں انہیں بدترین سزا کا سامنا کرنا ہوگا۔

آیات ۱۰۲ تا ۱۰۶

غزوہ تبوک میں عدم شرکت پر اظہارِ ندامت کرنے والے دو گروہ

ان آیات میں اُن دو گروہوں کا ذکر ہے جو غزوہ تبوک میں بغیر کسی شرعی عذر کے شرکت سے محروم رہے لیکن انہیں اپنی اس محرومی پر شدید احساسِ ندامت تھا۔ ان میں سے ایک گروہ نے نبی اکرم ﷺ کی واپسی سے قبل ہی خود کو سزا دے دی اور مسجدِ نبوی ﷺ میں خود کو دستونوں سے باندھ لیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں بشارت دی کہ اللہ نے انہیں معاف کر دیا ہے۔ اللہ کی طرف سے حکم ہے کہ اپنے گناہوں کی تلافی کے لیے صدقہ و خیرات دو۔ آئندہ تمہارے طرزِ عمل کو اللہ اُس کے رسول ﷺ اور اہل ایمان دیکھیں گے لہذا احتیاط کرو۔ دوسرے گروہ میں تین صحابہ کرام تھے۔ حضرت کعب بن مالکؓ، حضرت مرارة بن ربیعؓ اور ہلال بن امیہؓ۔ انہوں نے خود کو سزا تو نہ دی لیکن آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں آکر اپنی کوتاہی کا اعتراف کیا۔ اللہ کی طرف سے اُن کو سزا دی گئی اور تمام مسلمانوں کو اُن سے تعلقات منقطع کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہ سزا پچاس روز تک جاری رہی۔ پھر اسی سورہ مبارکہ کی آیت ۱۱۸ میں انہیں معاف کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔

آیات ۱۰۷ تا ۱۰۸

مسجدِ قبا کی عظمت اور نام نہاد مسجدِ ضرار کی مذمت

ان آیات میں اہل ایمان کو آگاہ کیا گیا کہ منافقین نے ایک نام نہاد مسجد بنائی ہے تاکہ اُسے بد بخت ابو عامر رابب کی خلافِ اسلام سازشوں کا مرکز بنائیں۔ اسلام سے قبل ابو عامر رابب

سورۃ التوبہ

کی مذہبی چودھراہٹ مدینہ میں قائم تھی۔ نبی اکرم ﷺ کی مدینہ آمد سے اُس کا اصل کردار بے نقاب ہو گیا اور لوگ مذہب کے پردے میں اُس کی دھوکہ دہی سے واقف ہو گئے۔ وہ جوش انتقام میں پہلے مکہ گیا اور پھر وہاں سے رومی سلطنت میں جا کر آباد ہوا تاکہ مسلمانوں کے خلاف سازشیں کر سکے۔ منافقین نے اُس کے ایک مورچہ کے طور پر مسجد کی سی ایک صورت بنائی جس کی قرآن نے ”مسجدِ ضرار“ (نقصان پہنچانے والی مسجد) کے نام سے مذمت کی۔ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ ہرگز اس نام نہاد مسجد میں نماز نہ پڑھیں۔ اس کے قریب ہی اسلام کی پہلی مسجد ”مسجدِ قبا“ ہے جو اول روز سے تقویٰ کی بنیاد پر قائم ہے۔ آپ ﷺ وہاں نماز پڑھیں۔ اس مسجد کے نمازی طہارت کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ طہارت کے لیے ڈھیلے اور پھر پانی کا استعمال کرتے ہیں۔ اللہ ایسی پاکباز ہستیوں سے محبت فرماتا ہے۔

آیات ۱۰۹ تا ۱۱۰

کردار کی پختہ تعمیر تقویٰ سے ہوتی ہے

ان آیات میں دو کرداروں کا ذکر ہے۔ ایک کردار وہ ہے جس کی تعمیر اللہ کے سامنے جو ابد ہی کے احساس، تقویٰ اور اللہ کی رضا کے حصول پر ہوتی ہے۔ دوسرا کردار وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی اور بغاوت پر کھڑا ہوتا ہے۔ پہلا کردار ہی لائقِ تحسین اور دانش مندی کا مظہر ہے۔ اس کے برعکس دوسرا کردار تباہی و بربادی کی ایسی کھائی میں گرانے والا ہے جہاں سے نکلنا کبھی ممکن نہ ہوگا۔ اللہ ہمیں اس عارضی زندگی میں تقویٰ کی روش پر چلنے کی توفیق اور اپنی رضا کی نعمت عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۱۱۱

کلمہ پڑھنے والا اللہ سے ایک عہد کر چکا ہے

اس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ کلمہ پڑھ کر بندہ ’مومن اللہ سے ایک عہد کرتا ہے۔ اس عہد کی رو سے وہ اپنا مال و جان اللہ کے حوالے کر دیتا ہے اور اللہ اُسے اس کے بدلہ میں جنت عطا فرمائے گا۔ اب اگر مومن مال و جان اللہ کی مرضی کے خلاف استعمال کرے گا تو یہ بدعہدی اور

امانت میں خیانت ہے۔ اسی لیے ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ (بیہقیؒ، احمد)
 ”جو امانت کی پاسداری نہیں کرتا اُس کا ایمان ہی نہیں، اور جو وعدہ پورا نہیں
 کرتا اُس کا کوئی دین نہیں“۔

بندہ مومن کے اس امتحان کی علامہ اقبال نے کیا خوب ترجمانی کی ہے کہ:

چوں می گویم مسلمانم بہ لرزم

کہ دائم مشکلات لا الہ را

”جب میں کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو کانپ جاتا ہوں۔ اس لیے کہ میں جانتا ہوں

کہ لا الہ الا اللہ کے تقاضے کیا ہیں“۔

اس آیت میں مزید فرمایا کہ عہد کی پاسداری کرنے والے مومن اللہ کی راہ میں جنگ کرتے
 ہیں۔ دین کے دشمنوں کو قتل کرتے ہیں اور خود بھی جامِ شہادت نوش کرتے ہیں۔ گویا ہمارے
 لیے ضروری ہے کہ ہم دین کی خدمت کی اس راہ پر چلیں جو ہمیں بالآخر دین کے دشمنوں سے
 تصادم کی طرف لے جائے۔ رسول اکرم ﷺ نے پندرہ برس تک محنت کی، دعوت کے
 ذریعے ایک جماعت بنائی، اُسے منظم کیا، اُس کی تربیت کی اور پھر بدر کے میدان میں باطل
 سے ٹکرادیا۔ غیر جماعتی زندگی بسر کرنے سے یہ مرحلہ کبھی نہیں آسکتا۔ اللہ سے عہد کو نبھانے
 کے لیے ہم پر اُسوۂ رسول اکرم ﷺ کی پیروی لازم ہے۔

اللہ کا جنت دینے کا وعدہ ادھار کا ہے لہذا شکوک و شبہات کے ازالہ کے لیے فرمایا کہ یہ وعدہ
 اللہ کے ذمہ ہے۔ اس وعدہ کا ذکر تمام آسمانی کتابوں میں گیا ہے اور اللہ سے بڑھ کر اپنا عہد
 کون پورا کرنے والا ہے؟ پس مومنوں کو اللہ سے کیے گئے اس سودے پر خوشیاں منانی
 چاہئیں۔ یہی اصل کامیابی اور نفع کا سودا ہے۔ سودے کے لیے اس آیت میں بیع کا لفظ ہے
 جس سے بیعت کی اصطلاح بنی ہے۔ بیع اللہ سے ہے لیکن اس کے لیے بیعت (hand
 shake) اللہ کے رسول ﷺ کے ہاتھ پر ہوتی ہے۔ اسی لیے سورہ فتح آیت ۱۰ میں فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ

”بے شک اے نبی ﷺ جو لوگ آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے

ہیں، وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کر رہے ہیں۔“

حق و باطل کا معرکہ قیامت تک جاری رہے گا۔ نبی اکرم ﷺ کے بعد باطل کے خلاف منظم جدوجہد کے لیے اب بیعت کسی ایسے اُمتی کے ہاتھ پر ہوگی جس کے خلوص و اخلاص، دیانت اور قیادت کی صلاحیت پر اعتماد ہو۔ البتہ یہ حقیقت پیش نظر رہے کہ اصل عہد اُس اُمتی سے نہیں بلکہ اللہ سے ہے۔ باطل کے خلاف کامیابی کے لیے منظم جدوجہد ضروری ہے۔ اس کے لیے تنظیم کے قیام کی منصوص اور مسنون اساس بیعت ہی ہے۔

آیت ۱۱۲

اللہ کے محبوب بندوں کے اوصاف

اس آیت میں اللہ کے محبوب بندوں کے ۹ اوصاف بیان کیے گئے ہیں:

- ۱- وہ بار بار اللہ کے حضور توبہ و استغفار کرنے والے ہیں۔
- ۲- وہ پوری زندگی میں ذوق و شوق کے ساتھ اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں۔
- ۳- وہ کثرت سے اللہ کی نعمتوں کا شکر بجالانے والے ہیں۔
- ۴- وہ اللہ کے دین کی خاطر آسائشوں اور دنیوی لذتوں سے کنارہ کشی کرتے ہیں تاکہ باہر نکل کر اللہ کے دین کی تبلیغ و جہاد کر سکیں اور اعلیٰ دنیوی آسائشوں کے حصول کے بجائے آخرت کی کامیابی کے حصول کے لیے تن من دھن لگا سکیں۔
- ۵- وہ اللہ کی بارگاہ میں جھکنے اور عاجزی اختیار کرنے والے ہیں۔
- ۶- وہ اللہ کی رضا کے سامنے بالکل ہی بچھ جانے والے اور سر بسجود ہونے والے ہیں۔
- ۷- وہ نیکیوں کو پھیلانے والے ہیں۔
- ۸- وہ برائیوں سے روکنے والے ہیں۔
- ۹- وہ اللہ کی حدود اور شعائرِ دینی کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

آیات ۱۱۳ تا ۱۱۴

مشرکین کے لیے بخشش کی دعا مانگنا جائز نہیں

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ مشرکین کے لیے بخشش کی دعا کرنا جائز نہیں خواہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ شرک کا گناہ ناقابلِ معافی ہے اور شرک کرنے والے جہنم کا ایسا بندہ بنیں گے۔ حضرت ابراہیمؑ کو جب اُن کے والد نے گھر سے نکلنے کا حکم دیا تھا تو اُنہوں نے وعدہ کیا تھا وہ اللہ سے اپنے والد کی بخشش کے لیے دعا کریں گے۔ البتہ جب اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو بتا دیا کہ تمہارا باپ اللہ کا دشمن ہے اور شرک کرتے ہوئے ہی موت سے دوچار ہوا ہے تو حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے لاتعلقی کا اظہار کیا اور اُس کے لیے دعا کرنا ترک کر دیا۔

آیات ۱۱۵ تا ۱۱۶

اللہ کسی کو زبردستی گمراہ نہیں کرتا

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ کسی گروہ کو زبردستی گمراہ نہیں کرتا بلکہ اُن پر حق کو واضح کرنے کا پورا اہتمام فرماتا ہے۔ وہ لوگوں پر واضح کرتا ہے کہ آسمان و زمین کے تمام اختیارات اُسی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ زندگی اور موت اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ اُس کے مقابلے میں کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔ اس کے باوجود جو لوگ شرک و گمراہی کا راستہ اختیار کرتے ہیں وہ اپنی جانوں پر خود ہی ظلم کرتے ہیں۔

آیت ۱۱۷

نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ پر اللہ کی نظرِ کرم

اس آیت میں فرمایا گیا کہ اللہ نے نظرِ کرم فرمائی اپنے نبی ﷺ پر اور اُن مہاجر و انصار صحابہؓ پر جنہوں نے تبوک کی مشکل گھڑی میں نبی اکرم ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا۔ ایسی کٹھن مشکلات کا وقت کہ جب کچھ لوگوں کی ہمت جواب دے رہی تھی لیکن اللہ نے اُن کا حوصلہ بڑھایا اور اُنہیں ثابت قدم رکھا۔ بلاشبہ اللہ اپنے بندوں کے لیے انتہائی مہربان اور شفقت فرمانے والا ہے۔

آیت ۱۱۸

غزوہ تبوک میں عدم شرکت پر نادم ہونے والوں کی بخشش کا اعلان
 اس آیت میں اُن تین صحابہ کرامؓ کی توبہ قبول کرنے کا اعلان کیا گیا جنہوں نے غزوہ تبوک
 میں عدم شرکت پر اظہارِ ندامت کیا تھا۔ پچاس روز تک تمام اہل ایمان نے اُن کا بائیکاٹ کیا۔
 اُن کے لیے جینا دو بھر ہو گیا اور زمین باوجود وسعت کے اُن پر تنگ ہو گئی۔ انہیں یقین حاصل
 ہو گیا کہ پناہ اگر کہیں ہے تو صرف اور صرف اللہ کی بارگاہ میں۔ اب اللہ نے نظرِ کرم فرمائی اور
 اُن کی کوتاہی سے درگزر کرنے کی بشارت عطا فرمائی۔

آیت ۱۱۹

تقویٰ اختیار کرنے کے لیے جماعت سے جڑنا ضروری ہے
 اس آیت میں اہل ایمان کو حکم دیا گیا کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں یعنی اُس کی نافرمانی سے
 بچیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ سچے اور نیک لوگوں کی رفاقت حاصل کریں۔ بلاشبہ اچھا
 ماحول انسان کو نیکی پر ثابت قدم رکھتا ہے اور برا ماحول بگاڑ دیتا ہے:

صحبتِ صالح ترا صالح کنند
 صحبتِ طالح ترا طالح کنند

آیات ۱۲۰ تا ۱۲۱

نبی اکرم ﷺ سے محبت اپنی جان سے بھی بڑھ کر ہونی چاہیے
 ان آیات میں اہل مدینہ اور اطراف میں بسنے والے اہل ایمان کو باور کرایا گیا کہ انہیں نبی
 اکرم ﷺ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہونے چاہئیں۔ ایسا نہ ہو کہ نبی ﷺ تو اللہ کی راہ میں
 بھوک، دھوپ اور بے آرامی کی تکالیف برداشت کر رہے ہوں اور اُن کے نام لیوا اپنے
 گھروں میں ٹھنڈی چھاؤں اور آسائشوں کے مزے لوٹ رہے ہوں۔ اہل ایمان اللہ کی راہ
 میں نکل کر جو بھی بھوک، پیاس، تکان برداشت کرتے ہیں، دشمنوں کی سرزمین کو پامال کرتے

ہوئے اُن کے علاقے فتح کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں کم یا زیادہ جو بھی مال خرچ کرتے ہیں تو یہ سب اعمال اللہ کے ہاں محفوظ کیے جا رہے ہیں تاکہ اُنہیں اس کا بہترین بدلہ دیا جائے۔

آیت ۱۲۲

علم دین سیکھنے کی اہمیت

اس آیت میں حکم دیا گیا کہ ہر قبیلہ میں سے کم از کم کچھ لوگ ایسے ہوں جو خود کو دین کا علم و فہم حاصل کرنے کے لیے وقف کر لیں۔ پھر وہ اپنے اپنے قبیلہ میں جا کر لوگوں کی رہنمائی کریں تاکہ لوگ اپنے معاملات میں اللہ کے احکامات کے مطابق عمل کر سکیں۔

آیت ۱۲۳

اسلامی انقلاب کی توسیع

اس آیت میں اہل ایمان کو حکم دیا گیا کہ وہ اسلامی ریاست کے اطراف میں جو کافر ریاستیں ہیں اُن کے خلاف جنگ کریں تاکہ وہاں بھی اللہ کی حاکمیت قائم کی جاسکے۔ البتہ کوئی ایسا اقدام نہ کریں جو تقویٰ کے منافی ہو۔ اللہ کی مدد متقیوں کے شامل حال ہوتی ہے۔

آیات ۱۲۴ تا ۱۲۵

قرآن کی تاثیر مومنوں پر منافقین پر

ان آیات میں منافقین کی ایک گستاخی کا جواب دیا گیا۔ سورہ انفال آیت ۲ میں فرمایا گیا کہ آیات قرآنی کی تلاوت مومنوں کے ایمان کو بڑھا دیتی ہے۔ منافقین کسی سورت کے نزول پر طنزاً کہتے کہ اس سورت نے کس کے ایمان کو بڑھایا ہے؟ اللہ نے جواب دیا کہ ہر نازل ہونے والی سورہ مبارکہ سچے مومنوں کے ایمان کو جلا بخشتی ہے۔ البتہ جن کے دلوں میں منافقت ہے یہ سورت اُن کی خباثت میں اور اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ اب اُن کا خاتمہ اس حال میں ہوگا کہ یہ ایمان سے محروم اور کفر میں مبتلا ہوں گے۔

آیات ۱۲۶ تا ۱۲۷

منافقین کے لیے بار بار ذلت

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ منافقین کو اپنی بزدلی اور دنیا کی محبت کی وجہ سے بار بار ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جب بھی اللہ کی راہ میں مال و جان کا تقاضا لگانے کا مطالبہ آتا ہے منافقین بزدلی کی وجہ سے جھوٹے بہانے کرتے ہیں۔ مطالبات دینی پر عمل سے گریز کے لیے چھپ کر محافل سے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ البتہ اللہ ان کی یہ مذموم حرکات بے نقاب کر ہی دیتا ہے اور پھر یہ سب کے سامنے شرمندہ، رسوا اور ذلیل ہوتے ہیں۔

آیات ۱۲۸ تا ۱۲۹

نبی اکرم ﷺ کی اپنی امت سے محبت

ان آیات میں یہ ایمان افروز اور خوش کن بشارت دی گئی کہ نبی اکرم ﷺ نوع انسانی ہی میں سے ہیں اور آپ ﷺ کا مبارک وجود نوع انسانی کے لیے باعثِ فخر و سرور ہے۔ آپ ﷺ اپنی امت سے والہانہ محبت کرتے ہیں۔ امت کے لیے ہر بھلائی کی خواہش رکھتے ہیں۔ امت کے لیے کوئی تکلیف آپ ﷺ پر انتہائی ناگوار گزرتی ہے۔ خاص طور پر باعمل اور مخلص اہل ایمان کے حق میں تو بہت ہی مہربان اور شفیق ہیں۔ اس کے باوجود اگر امت آپ ﷺ کے نقش قدم پر نہ چلے تو پھر آپ ﷺ کے لیے اللہ کی عنایات و مدارات ہی کافی ہیں۔ آپ ﷺ کا اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عظیم اقتدار کا حامل ہے۔

سورۃ یونس

قریش پر اتمامِ حجت کی سورت

سورہ یونس مکی سورت ہے اور مضامین سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ مکی دور کے آخر میں نازل ہوئی۔ اس سورہ مبارکہ میں مشرکین مکہ کو آگاہ کر دیا گیا کہ تم پر حجت پوری ہو چکی ہے لہذا اب تم اپنے برے انجام کو پہنچنے والے ہو۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۷۰ تا ۷۱ ایمانیات ثلاثہ یعنی توحید رسالت اور آخرت
- آیات ۷۱ تا ۹۸ رسولوں کی اپنی قوموں کے ساتھ کشمکش
- آیات ۹۹ تا ۱۰۳ ایمان اور اس کا حصول
- آیات ۱۰۴ تا ۱۰۹ اللہ کی طرف سے دو ٹوک اعلانات

آیات ۲ تا ۱

رسول کے انسان ہونے پر حیرت

ان آیات میں قرآن حکیم کی عظمت بیان کی گئی کہ یہ ایک حکمت بھری کتاب ہے جسے رسول اکرم ﷺ پر وحی کیا گیا تاکہ وہ لوگوں کو آخرت کی جو ابد ہی کے حوالے سے خبردار کریں اور نیک لوگوں کو اللہ کے ہاں اعلیٰ درجات ملنے کی بشارت دیں۔ البتہ لوگوں کو حیرت ہوئی کہ ایک انسان کیونکر رسول ہو سکتا ہے۔ کفار نے آپ ﷺ کو رسول ماننے کے بجائے ایک کھلم کھلا جادو کرنے والا قرار دینے کی گستاخی کی۔

آیات ۳ تا ۶

اللہ کی صفات عالیہ کا بیان

ان آیات میں واضح کیا گیا کہ انسانوں کا رب حقیقی اللہ ہے جو کائنات کا تہا خالق اور حاکم ہے۔ کوئی اُس کے حضور اُس کی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت نہیں کر سکتا۔ پس انسانوں کو اللہ ہی کی بندگی کرنی چاہیے۔ مرنے کے بعد اُس کے ہی حضور پیش ہونا ہے۔ وہ نیکو کاروں کو اُن کی نیکیوں کی مناسبت سے اجر دے گا اور نافرمانوں کے لیے کھولتا ہوا مشروب اور دردناک عذاب ہے۔ اللہ کی بندگی کرنے والوں کے لیے جلتے ہوئے سورج، چمکتے ہوئے چاند اور رات و دن کے الٹ پھیر میں اللہ کی معرفت کی نشانیاں موجود ہیں۔

آیات ۷ تا ۱۰

برے اور بھلے لوگوں کا انجام

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ جو لوگ دنیا ہی کے طلب گار ہیں، اسی کے عیش و آرام پر خوش ہیں اور اللہ کی نشانیوں کو دیکھ کر بھی اُس کی معرفت حاصل کرنے سے محروم ہیں، اُن کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔ اس کے برعکس باعمل اہل ایمان کے لیے جنت کے باغات ہیں۔ ان باغات میں وہ اللہ کی تسبیح و حمد کریں گے اور باہم ایک دوسرے کو سلامتی کی دعائیں دیں گے۔

آیات ۱۱ تا ۱۴

بشری کمزوریاں

ان آیات میں انسانوں کی تین کمزوریوں کا ذکر کیا گیا ہے:

- ۱- انسان جلد باز ہے۔ چاہتا ہے کہ فوری طور پر خیر حاصل کر لے۔ اگر اللہ اتنی ہی جلدی شر کا فیصلہ کر دے تو اس کا معاملہ ختم ہو جائے۔ البتہ اللہ مہلت دیتا ہے کہ شاید اصلاح کی طرف مائل ہو لیکن وہ تو طغیانی ہی پر لگا رہتا ہے۔
- ۲- انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو گرگڑا کر اللہ سے رحم کی التجا کرتا ہے۔ جب اللہ تکلیف دور کر دیتا ہے تو اللہ سے بالکل ہی غافل ہو جاتا ہے۔
- ۳- جس حقیقت کا ایک دفعہ انکار کر دے اُسے پھر ماننے پر تیار نہیں ہوتا اور اسی انکار کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے۔

آخری آیت میں مسلمانوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ وہ اپنی مذکورہ بالا کمزوریوں پر قابو پائیں۔ اب وہ زمین میں ایک اختیار کے ساتھ بھیجے گئے ہیں۔ یہ اُن کا امتحان ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں؟

آیات ۱۵ تا ۱۷

قرآن کو بدلنے کا مطالبہ

ان آیات میں سردارانِ قریش کی طرف سے قرآن حکیم میں ترمیم یا تبدیلی کے مطالبے کا ذکر ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ قرآن سے اُن کے معبودوں کی نفی کا مضمون خارج کر دیا جائے۔

جواب میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن میرا نہیں اللہ کا کلام ہے۔ میں اُسے بدلنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ بالفرض اگر میں نے ایسا کیا تو اللہ کا عذاب مجھے بھی آپکڑے گا۔ میں نے تمہارے درمیان طویل زندگی بسر کی اور کبھی کسی سخن سازی کی کوشش نہیں کی۔ اب بھلا کیونکر کر سکتا ہوں۔ یہ تو اللہ کا کلام ہے اور میں اللہ کے حکم کی پیروی میں تمہیں سنا رہا ہوں۔ اب اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اپنے وضع کردہ کلام کو اللہ کا کلام قرار دے یا پھر وہ جس کے سامنے اللہ کا کلام آئے اور وہ اُسے جھٹلا دے۔ میری چالیس سالہ زندگی گواہ ہے کہ میں نے کبھی نہ جھوٹ بولا اور نہ جھوٹی بات کسی کی طرف منسوب کی۔ لہذا یہ تم ہی ظالم ہو جو اللہ کے کلام کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں اور اُس میں من چاہی ترمیم کا مطالبہ کر رہے ہو۔

آیات ۱۸ تا ۱۹

شفاعتِ باطلہ کا من گھڑت عقیدہ

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ مشرکین اللہ کے سوا ایسی ہستیوں کی عبادت کرتے ہیں جو کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتیں۔ پھر وہ دعویٰ کرتے ہیں ہمارے معبود اللہ کے مقربین ہیں اور یہ اللہ کے ہاں ہماری شفاعت کر کے ہمیں بخشوالیں گے۔ جواب میں اللہ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اللہ کے علم میں اضافہ کرنا چاہتے ہو یہ بتا کر کہ فلاں ہستیاں اُس کی مقربین ہیں؟ یہ تمہارے من گھڑت تصورات ہیں جن کی کوئی سند نہیں۔ اللہ نے پہلے انسان کو نبی بنا کر ابتدا ہی سے نوعِ انسانی کو توحید کا تصور دیا تھا۔ یہ تو لوگوں نے خود مشرکانہ تصورات اختیار کر کے اختلاف کیا۔ اگر اللہ کی طرف سے اصلاح کے لیے مہلت دینے کی سنت نہ ہوتی تو ان شرک کرنے والوں کو فوراً ہی ہلاک کر دیا جاتا۔

آیت ۲۰

فرمائشی معجزہ دکھانے کا مطالبہ

اس آیت میں مشرکین کے اس مطالبہ کو بیان کیا گیا کہ اللہ کے رسول ﷺ ان کی فرمائش کے مطابق کوئی معجزہ دکھائیں۔ جواب دیا گیا کہ معجزے دکھانا اللہ ہی کا اختیار میں ہے۔ اللہ کے

معاملات کا تعلق غیب سے ہے۔ غیب کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔ لہذا تم بھی معجزہ کے ظہور کا انتظار کرو اور میں بھی انتظار کر رہا ہوں۔

آیات ۲۱ تا ۲۳

انسان کی احسان فراموشی

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ جب اللہ انسان پر کسی تکلیف کے بعد راحت بھیجتا ہے تو انسان احسان فراموشی کرتے ہوئے اس احسان کی نسبت کسی اور کی طرف کر دیتا ہے۔ اسی طرح جب مشکل آتی ہے تو صرف اللہ کو پکارتا ہے لیکن مشکل ٹل جانے کے بعد اللہ کو بھول کر شرک اور نافرمانیاں کرنے لگتا ہے۔ انسان کے پاس دنیا کی زندگی کی مختصر سی مہلت ہے۔ اس میں جس قدر سرکشی کرنا چاہے کر لے۔ آخر کار یہ اللہ کے پاس حاضر ہوگا۔ اللہ اس کی احسان فراموشی اور سرکشی کو بے نقاب کر کے اُسے رسوا کر دے گا۔

آیت ۲۴

دنیا کی زندگی کھیتی کی طرح ہے

اس آیت میں دنیا کی زندگی کو ایک کھیتی کی مثال سے واضح کیا گیا ہے۔ جس طرح آسمان سے بارش برتی ہے، کھیتی اُگتی ہے، اپنے جو بن پر پہنچتی ہے لیکن پھر اچانک اللہ کی طرف سے کوئی آفت اُسے رات یادن میں اُجاڑ دیتی ہے۔ اسی طرح انسان کی زندگی بھی ابتدا کے بعد جوانی کے عروج تک پہنچتی ہے لیکن اچانک کسی آفت یا موت سے اُس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ کھیتی کا معاملہ آسان ہے کہ اب اُس کا کوئی حساب نہیں۔ انسان کو موت کے بعد دوبارہ اٹھایا جائے گا اور اُسے اپنے ایک ایک عمل کا حساب دینا ہوگا:

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مرجائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

آیات ۲۵ تا ۲۷

اللہ کی راہ ہی سلامتی کی راہ ہے

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ تمام انسانوں کو سلامتی کی راہ کی طرف بلا رہا ہے۔ جو لوگ اللہ کے حکم پر لبیک کہیں گے ان کے لیے بھلائیاں ہی بھلائیاں ہیں۔ روزِ قیامت ان کے چہرے ہر قسم کی ذلت و رسوائی کی سیاہی سے محفوظ ہوں گے اور وہ ہمیشہ ہمیش جنت میں رہیں گے۔ اس کے برعکس اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کے چہرے ذلت و رسوائی کی وجہ سے اندھیری رات کی طرح سیاہ ہوں گے۔ انہیں اللہ کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ وہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہیں گے۔

آیات ۲۸ تا ۳۰

مشرکین کے لیے اولیاء اللہ کا اور اجواب

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ روزِ قیامت اللہ شرک کرنے والوں کو اور ان اولیاء اللہ کو جنہیں اللہ کے ساتھ شریک کیا گیا تھا ایک ساتھ بلائے گا۔ اُس روز اولیاء اللہ مشرکین کو صاف جواب دیں گے کہ ہم تمہاری عبادت یعنی دعاؤں، نذر و نیاز اور چادریں چڑھانے سے غافل تھے۔ اب مشرکین کے قدموں تلے سے زمین نکل جائے گی اور کوئی بھی انہیں اللہ کے عذاب سے بچانہ سکے گا۔

آیات ۳۱ تا ۳۶

سوچنے پر مجبور کر دینے والے سوالات

ان آیات میں مشرکین سے چھ ایسے سوالات (Searching questions) پوچھے گئے جو انہیں سوچنے اور حق کا اعتراف کرنے پر مجبور کرنے والے تھے:

۱- کون آسمان و زمین سے انسان کے لیے رزق پیدا فرماتا ہے؟

۲- انسان کی سماعت و بصارت کس کے اختیار میں ہے؟

۳- کون مردہ کو زندہ اور زندہ کو مردہ کر سکتا ہے؟

۴- کائنات کے تمام معاملات کی تدبیر کون کرتا ہے؟

- ۵- کون ہے جس نے ہر مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا اور وہ دوبارہ بھی ایسا کر سکتا ہے؟
- ۶- کون ہے جو حق کے راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اس کے لیے شریعت عطا کرتا ہے؟
- سوالات کے بعد جواب دیا گیا کہ مذکورہ بالا تمام امور صرف اور صرف اللہ ہی انجام دے سکتا ہے۔ شرک کرنیوالے کسی حقیقت کی نہیں بلکہ محض اپنے گمانوں کی پیروی کرتے ہیں۔ بلاشبہ گمان حق کا نعم البدل نہیں ہو سکتے۔

آیات ۳۷ تا ۴۱

قرآن جیسی ایک سورت ہی لے آؤ

ان آیات میں قرآن حکیم کی عظمت کا بیان ہے۔ فرمایا کہ قرآن کریم اللہ کا کلام ہے۔ اگر کسی کو شک ہے تو اس جیسی ایک سورت ہی مقابلہ کے لیے پیش کرے۔ حقیقت یہ کہ وہ قرآن کی علمی و ادبی عظمتوں کو نہیں سمجھ سکتے اور اپنی عاجزی کا اعتراف کرنے کے بجائے اُسے جھٹلا رہے ہیں۔ اب عنقریب اس جھٹلانے کا انجام دیکھ لیں گے۔ اتنے واضح حقائق سامنے آنے کے باوجود اگر وہ نہیں مانیں تو اے نبی ﷺ اعلان کر دیجیے کہ میرے لیے میرا عمل ہے اور تمہارے لیے تمہارا عمل۔ میں تمہارے سیاہ اعمال سے صاف صاف اعلان براءت کرتا ہوں۔

آیات ۴۲ تا ۴۵

سردارانِ قریش کا مکرو فریب

سردارانِ قریش اپنے عوام پر یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے تھے کہ وہ بلاوجہ نبی اکرم ﷺ کی مخالفت نہیں کر رہے بلکہ اپنی مخالفت میں مخلص ہیں۔ اپنے خلوص کے اظہار کے لیے وہ نبی اکرم ﷺ کی محفل میں جا کر بیٹھتے اور بظاہر بڑی توجہ سے آپ ﷺ کی باتیں سنتے اور آپ ﷺ کی طرف دیکھتے۔ لیکن ان کا مقصد حق کو سمجھنا نہیں بلکہ جھوٹے اخلاص کو ظاہر کرنا تھا۔ اللہ نے فرمایا کہ ایسے مکرو فریب کرنے والے کبھی ہدایت نہیں پاسکتے۔ اللہ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ روزِ قیامت وہ اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے تو دنیا کی زندگی کو انتہائی مختصر تصور کریں گے۔ بلاشبہ جن لوگوں نے آخرت کی تیاری نہیں

کی وہ بہت بڑے خسارے میں چلے گئے۔

آیات ۴۶ تا ۴۷

رسول کی آمد قوم کے لیے نازک مرحلہ

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ نے ہر اُمت کی طرف ایک رسول بھیجا۔ البتہ رسول کی آمد قوموں کے لیے نازک مرحلہ بن جاتی ہے۔ رسول آ کر اللہ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیتا ہے۔ اب اگر رسول کی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو بھلائی ہی بھلائی ہے اور اگر رسول کی نافرمانی کی جائے تو بربادی ہی بربادی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ حق کے دشمنوں پر عذاب آپ ﷺ کے سامنے ہی آجائے گا۔ اگر ایسا نہ ہو تو بھی اللہ اُن کے جرائم پر گواہ ہے وہ اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جائیں گے اور اللہ کی سزا سے بچ نہ سکیں گے۔

آیات ۴۸ تا ۵۲

نبی اکرم ﷺ کا اظہارِ عاجزی

ان آیات میں بیان ہوا کہ مشرکین نبی اکرم ﷺ سے دریافت کرتے تھے بتائیے قیامت کا دن کب آئے گا۔ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ اُن کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کر دیجیے۔ اُنہیں بتائیے کہ میں تو اپنی ذات کے بارے میں بھی کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ مجھے اتنا معلوم ہے کہ ہر اُمت کے لیے مہلت کی ایک مدت ہے۔ مہلت کے ختم ہونے کے بعد وہ ایک گھڑی بھی عذابِ الہی کو ٹال نہ سکیں گے۔ اب آخر وہ کس بات کا انتظار کر رہے ہیں رات میں آنے والے عذاب کا یا دن میں آنے والے عذاب کا؟ کیا یہ عذاب آنے کے بعد ایمان لائیں گے؟ نہیں! اُس وقت اُن کا ایمان قبول نہیں کیا جائے گا بلکہ کہا جائے گا کہ اپنے سیاہ اعمال کا مزا اچھکو۔

آیات ۵۳ تا ۵۵

رب کی قسم! قیامت آ کر رہے گی

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ مشرکین نبی اکرم ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ کیا واقعی قیامت برحق

سورۃ یونس

ہے اور واقع ہونے والی ہے؟ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ اُن کو آگاہ کر دیں کہ میرے رب کی قسم قیامت حق ہے اور واقع ہو کر رہے گی۔ ظالموں سے کوئی فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ وہ ندامت اور پشیمانی چھپانے کی کوشش کریں گے لیکن رسوائی سے بچ نہ سکیں گے۔ یہ ساری باتیں یقینی حقائق ہیں لیکن انسانوں کی اکثریت ان سے غافل ہے۔

آیات ۵۶ تا ۵۸

انسانوں کے لیے سب سے بڑی نعمت: قرآن حکیم

ان آیات میں قرآن کریم کی عظمت کی چار شاخیں بیان کی گئیں:

- ۱- قرآن کریم انسانوں کے دلوں کو نرم کرنے یعنی انہیں غفلت سے نکالنے والی نصیحت ہے۔
- ۲- یہ انسانوں کی باطنی بیماریوں یعنی دنیا کی محبت سے پیدا ہونے والی برائیوں کا علاج ہے۔
- ۳- یہ انسانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے ہدایت فراہم کرتا ہے۔
- ۴- یہ ایسے مومنوں کے لیے دنیا و آخرت میں رحمت کا باعث ہے جو قرآن کی دی ہوئی ہدایت پر عمل کرتے ہیں۔

آیت ۵۸ میں فرمایا کہ قرآن اللہ کی رحمت اور فضل کا مظہر ہے۔ لوگوں کو چاہیے کہ وہ قرآن جیسی نعمت کے حصول پر خوشیاں منائیں۔ قرآن کو سمجھنے، اس پر عمل کرنے، اس کے احکامات کو نافذ کرنے اور اس کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانے والی خدمت اُس روپے پیسے سے کہیں بہتر ہے جو دنیا دار لوگ جمع کرتے ہیں۔

آیات ۵۹ تا ۶۰

حلال و حرام کرنے کا اختیار اللہ ہی کا ہے

ان آیات میں ایسے مذہبی سرداروں کو سرزنش کی گئی کہ جو من گھڑت فیصلوں سے اللہ کے عطا کردہ رزق کو کسی پر حلال اور کسی پر حرام ٹھہراتے ہیں۔ فرمایا کہ تمہیں یہ اختیار کس نے دیا ہے؟ یہ تمہارے من گھڑت فیصلے ہیں جن کی سزا تمہیں روز قیامت مل کر رہے گی۔

آیت ۶۱

تلاوت قرآن اللہ کا محبوب عمل

اس آیت میں فرمایا گیا کہ اے نبی ﷺ! آپ کسی حال میں نہیں ہوتے اور اے لوگو! تم کوئی عمل نہیں کر رہے ہوتے مگر اللہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ خاص طور پر ایک عمل کا نام لے کر ذکر کیا گیا اور وہ ہے تلاوت کلام پاک۔ اللہ کو یہ عمل انتہائی پسند ہے کہ اُس کا کوئی بندہ دیگر مصروفیات دنیا کو چھوڑ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کر رہا ہو۔ آیت میں مزید فرمایا گیا کہ کائنات میں ذرہ برابر شے اور چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی ہر وقت اللہ کی نگاہ اور اُس کے علم میں ہوتا ہے۔

آیات ۶۲ تا ۶۵

اللہ کے دوست کون ہیں؟

ان آیات میں فرمایا کہ اللہ کے دوست یعنی اولیاء اللہ وہ پاکباز ہستیاں ہیں جو ایمان کی دولت اور تقویٰ کی سعادت سے سرفراز ہوتی ہیں۔ یعنی اُن کے دل نورِ ایمان سے منور اور اعمال اللہ کی اطاعت سے مزین ہوتے ہیں۔ اُن کے لیے دنیا و آخرت میں بشارتیں ہیں۔ نہ اُنہیں ماضی کے حادثات و واقعات کا افسوس ہوتا ہے اور نہ وہ مستقبل کے اندیشوں سے پریشان ہوتے ہیں۔ راضی برضائے رب کی کیفیت ہر وقت اُن کے شامل حال ہوتی ہے۔ یہ عزت کا مقام اللہ دیتا ہے۔ لہذا نبی اکرم ﷺ اور دیگر اہل ایمان کو کافروں کی گستاخیوں اور الزام تراشیوں سے نمگین نہیں ہونا چاہیے۔

آیات ۶۶ تا ۶۷

شرک کی بنیاد یقین نہیں گمان ہے

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ شرک کی بنیاد گمان اور اندازے ہیں۔ معبودِ حقیقی صرف اور صرف اللہ ہے جس نے رات کو انسانوں کے سکون اور دن کو معاشی جدوجہد کے لیے بنایا ہے۔ یہ اللہ کی قدرت کا ایسا مظہر ہے جس میں معبودِ حقیقی کی معرفت کی نشانیاں ہیں لیکن

اُن کے لیے جو واقعی کھلے کانوں سے حقائق کو سنتے ہیں۔

آیات ۶۸ تا ۷۰

اللہ کو اولاد کی کوئی ضرورت نہیں

ان آیات میں اس گمراہ کن تصور کی نفی کی گئی کہ اللہ کی بھی کوئی اولاد ہے۔ اللہ ان بشری کمزوریوں سے پاک ہے کہ اُسے بڑھاپے میں اولاد کے سہارے کی اور مرنے کے بعد نسل جاری رکھنے کے لیے اولاد کی ضرورت ہو۔ جو لوگ اللہ کی طرف اولاد منسوب کرتے ہیں وہ بدترین جھوٹ گھڑ رہے ہیں۔ یہ لوگ دنیا میں کچھ عرصہ سرکشی کر لیں۔ عنقریب قیامت میں اُنہیں بدترین عذاب کا مزہ اچکھنا ہوگا۔

آیات ۷۱ تا ۷۳

حضرت نوحؑ کا پرسوز وعظ

ان آیات میں حضرت نوحؑ کا پرسوز وعظ بیان ہوا جو انہوں نے اپنی تبلیغ کے آخری دور میں قوم کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے قوم سے کہا کہ دیکھو اگر میرا تمہیں نصیحت کرنا پسند نہیں تو پھر میرے خلاف جو سازش کر سکتے ہو کر گزرو۔ اگر تمہارا ضمیر تمہیں ایسا کرنے سے روکے تو سوچو کہ میری تبلیغ بے غرض اور خلوص پر مبنی ہے۔ میں نے تم سے کبھی کوئی نذرانہ یا حق خدمت نہیں مانگا۔ میرا اجر تو بس یہ ہے کہ اللہ مجھ سے راضی ہو جائے۔ قوم نے آپ کی بات نہیں مانی اور اللہ نے بالآخر پوری قوم کو ایک طوفان کے ذریعہ ہلاک کر دیا۔ صرف اہل ایمان سلامت رہے جنہیں زمین میں خلافت دے دی گئی۔

آیت ۷۴

اللہ سرکشوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے

اس آیت میں حضرت نوحؑ کے بعد آنے والے رسولوں کا ذکر ہے۔ ان رسولوں میں حضرت ہوڈ، حضرت صالحؑ، حضرت لوطؑ اور حضرت شعیبؑ شامل ہیں۔ ان رسولوں کو اُن کی قوموں

نے جھٹلایا۔ بار بار سمجھانے کے باوجود جب وہ سرکشی میں حد سے گزر گئے تو اللہ نے اُن کے دلوں پر مہر لگا دی اور انہیں ایمان لانے کی سعادت سے محروم کر دیا۔

آیات ۷۵ تا ۸۲

حضرت موسیٰؑ اور آل فرعون کی کشمکش

ان آیات میں حضرت موسیٰؑ کی آل فرعون کے ساتھ کشمکش کا بیان ہے۔ جب حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ نے آل فرعون کے سامنے حق پیش کیا تو انہوں نے اسے جادو قرار دیا اور الزام لگایا کہ تم دونوں بھائی اپنی سرداری اور بڑائی قائم کرنا چاہتے ہو۔ انہوں نے تمام جادو گروں کو جمع کیا تاکہ حضرت موسیٰؑ کے پیش کردہ معجزوں کو جادو کی کارستانی اور باطل ثابت کر سکیں۔ اللہ نے اُن کی چال کو الٹا کر دیا اور ثابت کر دیا کہ حضرت موسیٰؑ کے معجزات جادو کا مظہر نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے برحق ہیں۔

آیات ۸۳ تا ۸۶

حق قبول کرنے میں سبقت نوجوان کرتے ہیں

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ حضرت موسیٰؑ کی قوم میں سے حق کو اول اول قبول کرنے والے چند نوجوان تھے۔ باقی قوم فرعون اور اپنی قوم میں موجود فرعون کے ایجنٹ سرداروں کے ظلم و ستم سے خوف زدہ ہو گئی اور ایمان لانے کی ہمت نہ کر سکی۔ اب حضرت موسیٰؑ نے قوم کی ہمت افزائی کی اور اللہ پر بھروسہ کرنے کی تلقین کی۔ قوم نے اللہ سے دُعا کی:

عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۸۳﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ

مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿۸۴﴾

”ہم نے بھروسہ کیا اللہ پر۔ اے اللہ تو ہمیں ذریعہ آزمائش نہ بنا دے اس ظالم قوم کے لیے اور تو ہمیں نجات دے اس کافر قوم سے۔“

آیت ۸۷

حضرت موسیٰؑ کا قبلہ بھی خانہ کعبہ تھا

اس آیت میں اللہ کی طرف سے حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کو دی جانے والی اس ہدایت کا بیان ہے کہ چند گھروں کو قبلہ رُخ بنا کر مساجد کا درجہ دیجیے۔ پھر قوم کو نماز کے ذریعہ اللہ کی مدد حاصل کرنے کی تلقین کیجیے تاکہ وہ آل فرعون کے ظلم و ستم کے مقابلہ میں ثابت قدم رہ سکیں۔ جو لوگ ایسا کریں گے ان کے لیے اللہ کی طرف سے حسین انجام کی بشارت ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اُس وقت قبلہ کون سا تھا؟ بیت المقدس میں ہیکل سلیمانی تو حضرت سلیمانؑ نے حضرت موسیٰؑ کے کئی سو سال بعد بنایا تھا جسے بعد میں یہود نے قبلہ بنا لیا۔ اس آیت میں جس قبلہ کا ذکر ہے وہ خانہ کعبہ ہے جس کی تعمیر از سر نو تعمیر حضرت ابراہیمؑ نے کی تھی۔

آیات ۸۸ تا ۸۹

حضرت موسیٰؑ کی آل فرعون کے خلاف بددعا

ان آیات میں حضرت موسیٰؑ کی فرعون اور اُس کے سرداروں کے خلاف بددعا کا بیان ہے۔ جب اُن کے ظلم و ستم حد سے بڑھ گئے تو حضرت موسیٰؑ نے اللہ کی بارگاہ میں فریاد کی:

رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوَا
عَنْ سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَيَّ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَيَّ قُلُوبَهُمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ

يَرَوْا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿۸۸﴾

”اے ہمارے رب تو نے فرعون اور اُس کے سرداروں کو زیب و زینت اور مال دے رکھا ہے دنیوی زندگی میں اے ہمارے رب! کیا اس لیے کہ وہ تیرے راستے سے لوگوں کو گمراہ کریں؟

اے ہمارے رب! اُن کے مالوں کو برباد کر دے اور اُن کے دلوں کو سخت کر دے۔ اب وہ

ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب کو دیکھ نہ لیں۔“

اللہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰؑ تمہاری اور تمہارے بھائی کی بددعا قبول ہوئی۔

عنقریب آل فرعون کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ اب اُن کے حال پر ترس نہ کھانا۔

آیات ۹۰ تا ۹۲

فرعون کا عبرتناک انجام

ان آیات میں فرعون کے ہلاک ہونے کا بیان ہے۔ جب اللہ نے معجزہ کے ذریعہ بنی اسرائیل کو دریائے نیل میں ڈال دیا اور فرعون اور اُس کے لشکر کو دریا کی موجوں نے گھیر لیا تو فرعون نے فوراً ایمان لانے اور اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کیا۔ اللہ کی سنت یہ ہے جب موت کا فرشتہ سامنے آجائے تو اب ایمان لانا یا توبہ کرنا فائدہ مند نہیں ہوتا۔ اللہ نے فرمایا کہ اے فرعون! تیری لاش کو ہم محفوظ رکھیں گے تاکہ تو رہتی دنیا تک لوگوں کے لیے ایک نشانِ عبرت بن جائے۔

آیت ۹۳

بنی اسرائیل کی ناشکری

اس آیت میں بنی اسرائیل کی ناشکری کا بیان ہے۔ اللہ نے اُن پر احسان کیا اور انہیں فرعون کے ظلم و ستم سے نجات دی۔ پھر صحراءِ سینا میں من و سلویٰ، بادلوں کا سایہ اور پانی کے بارہ چشموں جیسی نعمتیں دی۔ پھر ہدایت کے لیے تورات عطا فرمائی۔ بنی اسرائیل نے ان نعمتوں سے استفادہ کیا لیکن تورات کی تعلیمات کو سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر اللہ کی نافرمانیاں کیں۔ گویا بڑی ڈھٹائی سے اللہ کے ساتھ احسان فراموشی کی روش اختیار کی۔

آیات ۹۴ تا ۹۷

بنی اسرائیل کی راہ پر مت چلو

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کے توسط سے اہل ایمان کو ہدایت دی گئی کہ وہ بنی اسرائیل کی طرح اللہ کی نعمتوں کی ناقدری نہ کریں۔ اللہ کی کتاب کے برحق ہونے کے حوالے سے کوئی شک نہ کریں۔ سابقہ کتب آسمانی کی پیشین گوئیاں شاہد ہیں کہ قرآن ہی برحق ہے۔ اسی طرح اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ عملی اعتبار سے اللہ کے کلام کی تکذیب نہ کریں یعنی اللہ کی کتاب کی تعلیمات سے رُخ نہ پھیریں۔ البتہ جن بد نصیبوں پر اللہ کے قانونِ ہدایت و ضلالت کا اطلاق ہو چکا ہے وہ ہرگز اصلاح پر آمادہ نہ ہوں گے خواہ اُن کے سامنے کوئی بھی دلیل کیوں نہ پیش

کردی جائے:

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر
ایسے بدنصیب دردناک عذاب کا سامنا کر کے رہیں گے۔

آیت ۹۸

توبہ سے عذاب ٹل جاتا ہے قوم یونس کی مثال
اس آیت میں ایک خوشخبری دی گئی کہ اگر سچی توبہ کی جائے تو قوموں پر سے عذابِ الہی ٹال دیا
جاتا ہے۔ حضرت یونس کی قوم نے شرک اور گناہوں سے توبہ کی تو اللہ نے آیا ہوا عذاب ٹال
دیا اور انہیں دنیا میں اپنی نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔ اللہ ہمیں بھی اپنی بارگاہ میں سچی توبہ کی توفیق
عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۹۹ تا ۱۰۰

ایمان اللہ کی توفیق سے ملتا ہے

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کی گئی کہ اے نبی ﷺ! آپ کی شدید خواہش ہے کہ
مشرکین ایمان لے آئیں لیکن آپ ﷺ زبردستی کسی کے دل میں ایمان داخل نہیں کر سکتے۔
ایمان کی دولت اللہ ہی کے فضل سے ملتی ہے۔ جو لوگ اللہ کی قدرت کی نشانیوں پر غور نہیں کرتے
اللہ بے یقینی اور شرک کی گندگی اُن پر ڈال دیتا ہے اور انہیں ایمان کی دولت سے محروم کر دیتا ہے۔

آیات ۱۰۱ تا ۱۰۳

ایمان اللہ کی آیات پر غور و فکر سے حاصل ہوتا ہے

ان آیات میں فرمایا کہ ایمان کے حصول کا ذریعہ ہے اللہ کی آیات پر غور و فکر۔ انسان اپنے
چہار طرف دیکھے کہ کیسی کیسی نشانیاں اللہ کی معرفت کا پتہ دے رہی ہیں:
کھول آنکھ زمیں دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

البتہ جو بد نصیب قدرت کے ان شاہکاروں پر غور و فکر نہیں کرتے وہ دراصل سابقہ سرکش قوموں کی طرح اللہ کے عذاب ہی کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ آگاہ ہو جائیں کہ اللہ کا عذاب اُن پر آکر رہے گا۔ البتہ اللہ کی سنت ہے کہ وہ عذاب سے اپنے رسولوں اور اہل ایمان کو محفوظ رکھتا ہے۔

آیات ۱۰۴ تا ۱۰۶

حق اور باطل میں سمجھوتہ نہیں ہو سکتا

ان آیات میں قریش کی طرف سے نبی اکرم ﷺ کے لیے ایک مصالحت کی پیشکش کا ذکر ہے۔ مکی دور کے آخر میں سردارانِ قریش نبی اکرم ﷺ کو دعوت دے رہے تھے کہ آپ ﷺ ایک معین عرصہ تک ہمارے ساتھ ہمارے بنوں کی پرستش کریں۔ پھر ہم اتنے ہی عرصہ آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے معبود واحد کی پیروی کریں گے۔ ان آیات میں سردارانِ قریش کو آگاہ کیا گیا کہ کان کھول کر سن لو کہ اس قسم کی مصالحت ناممکن ہے:

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے

شرکت میانہ حق و باطل نہ کر قبول

نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ اعلان کر دیں کہ میں اللہ کے سوا کسی ہستی کی پرستش نہیں کروں گا اور نہ ہی کسی ایسے معبود کو پکاروں گا جو میرے لیے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

آیت ۱۰۷

نبی اکرم ﷺ کی اللہ کے سامنے عاجزی کا بیان

اس آیت میں نبی اکرم ﷺ کی اللہ کے سامنے عاجزی و بے بسی کا بیان ہے۔ فرمایا کہ اے نبی ﷺ اگر اللہ آپ کو کوئی تکلیف دینا چاہے تو اُسے اللہ کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اگر اللہ آپ ﷺ پر کوئی عنایت کرنا چاہے تو اُسے کوئی روک نہیں سکتا۔ اس مضمون کی آیات نے اس بات کا امکان ختم کر دیا کہ مسلمان نبی اکرم ﷺ کو اللہ کے ساتھ شریک کر دیں جیسا کہ سابقہ قوموں نے اپنے رسولوں کے ساتھ ظلم کیا۔

آیات ۱۰۸ تا ۱۰۹

قرآن کا دو ٹوک اعلان

ان آیات میں اعلان کر دیا گیا کہ اللہ نے لوگوں کے لیے قرآن کی صورت میں حق نازل کر دیا ہے۔ اب انسانوں کو اسے قبول کرنے یا نہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ حق قبول کریں گے تو اپنی ہی جنت کو سنواریں گے۔ حق قبول نہیں کریں گے تو اپنے ہی لیے جہنم کی آگ کو بھڑکائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ قرآن کی پیروی کریں، حق پر ڈٹے رہیں یہاں تک کہ اللہ کی طرف سے حق و باطل کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔

سورۃ ہود

نبی اکرم ﷺ کو بوڑھا کرنے والی سورۃ

اس سورۃ مبارکہ کے حوالے سے ایک حدیث نبوی ﷺ ہے:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ شَبَّتُ قَالَ شَبَبْتَنِي هُوَذَا وَالْوَأَقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ پر بڑھاپے کے آثار نظر آرہے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا ”مجھے سورۃ ہود، سورۃ واقعہ، سورۃ مرسلات، سورۃ نباء اور سورۃ تکویر نے بوڑھا کر دیا ہے۔“

☆ آیات کا تجزیہ :

- | | |
|-------------------------------------|-------------------|
| اللہ کی نعمتیں اور بندوں کی ناشکری | - آیات ۲۳ تا ۲۴ |
| رسولوں کی اپنی قوموں کے ساتھ کشمکش | - آیات ۲۵ تا ۱۰۲ |
| ایمان بالآخرت | - آیات ۱۰۳ تا ۱۱۱ |
| اہل ایمان کے لیے ایمان افروز ہدایات | - آیات ۱۱۲ تا ۱۱۵ |
| نافرمانوں کے لیے وعید | - آیات ۱۱۶ تا ۱۲۳ |

آیت ۱

آیات قرآنی کا سلوب

اس آیت میں قرآن حکیم کی آیات کے اس اسلوب کو نمایاں کیا گیا کہ ابتداء میں بڑی جامع آیات نازل ہوئیں جو گہرے مفہوم کی حامل تھیں اور گویا اُس کوزے کی مانند تھیں جس میں دریا سمودیا گیا ہو۔ بعد ازاں پھر ایسی آیات نازل ہوئیں جنہوں نے ابتدائی آیات کے مضامین کو کھول کھول کر واضح کر دیا۔

آیات ۲ تا ۴

قرآن حکیم کی دعوت

ان آیات میں قرآن حکیم کی دعوت کا خلاصہ بیان کر دیا گیا۔ پوری نوع انسانی کو دعوت دی گئی کہ وہ صرف اللہ کی بندگی کرے۔ اُس سے اپنے گناہوں پر بخشش مانگے اور اُسی کی طرف رجوع کرے۔ ایسا کرنے والوں کو اللہ اپنی نعمتوں سے نوازے گا۔ جس نے یہ دعوت قبول نہ کی تو پھر وہ ایک بڑے دن کے عذاب کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو جائے۔ تمام لوگ آگاہ ہو جائیں کہ انہیں خواہی نخواہی اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

آیت ۵

قرآن کی دعوت اور مشرکین کا ردِ عمل

اس آیت میں بیان کیا گیا کہ جب مشرکین اللہ کے رسول ﷺ سے قرآن کی دعوت سنتے ہیں تو اُن کے دل اس دعوت کے برحق ہونے کی گواہی دیتے ہیں لیکن وہ بظاہر ایسا تاثر دیتے ہیں کہ اُن پر قرآن کی دعوت کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اللہ جانتا ہے کہ وہ کیا ظاہر کر رہے ہیں اور کیا چھپا رہے ہیں۔ اللہ تو ہر انسان کے سینہ میں چھپے ہوئے رازوں سے بھی واقف ہے۔

دیگر شہروں میں دفاتر کے پتے

- 1- **لاہور:** 67-A، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو۔ فون: (042)6366638-6316638
- فلپس نمبر 5، سیکنڈ فلور، سلطنت آرکیڈ فرانس مارکیٹ، گلبرک III لاہور۔ فون: (042)5845090
- 2- **تیمر گڑھ:** معرفت مستقیم الیکٹرونکس ریسٹ ہاؤس چوک، تیمر گڑھ، ضلع دیرپائین۔
فون: (0945)601337
- 3- **پشاور:** 18-A، ناصر مینشن، شعبہ بازار، ریلوے روڈ نمبر 2، پشاور
فون: (091)2214495-2262902 موبائل: 0300-5903211
- 4- **مظفر آباد:** معرفت حارث جنرل سٹور، بالا پیر بالمقابل تھانہ صدر۔ فون: (0992)504869
- 5- **اسلام آباد:** 31/1 فیض آباد ہاؤسنگ سوسائٹی، فلائی اور برج، 8/4-11 اسلام آباد۔
فون: (051)4434438-4435430 موبائل: 0333-5382262
- 6- **گوجران:** مرکز تنظیم اسلامی پوٹھوہار، عقب تھانہ نیو غلہ منڈی، فضل حسین مارکیٹ گوجران، ضلع راولپنڈی۔ موبائل: 0333-5133598 ای میل: gujarkhan@tanzeem.org
- 7- **گوجرانوالہ:** مرکز تنظیم اسلامی گوجرانوالہ، سوئی گیس لنک روڈ، ڈاکخانہ BISE، ملک پارک (مجدد نمبرہ)۔
فون: (055)3015519-3891695 موبائل: 0300-7446250
- 8- **عارف والا:** ڈپٹی چوک، F-1، دوسری منزل، تحصیل عارف والا، ضلع پاک پٹن۔
فون: (0457)830884
- 9- **فیصل آباد:** 157/P، صادق مارکیٹ، ریلوے روڈ۔ فون: (041) 2624290
- 10- **جھنگ:** قرآن اکیڈمی لالہ زار کالونی نمبر 2، ٹوبہ روڈ، جھنگ صدر۔ فون: (047)7628361
- 11- **ملتان:** قرآن اکیڈمی، 25 آفیسرز کالونی، ملتان۔ فون: (061) 521070
- مکان نمبر 1-903-D/4 فروری سٹریٹ، محمود آباد کالونی، خانپوال روڈ، ملتان۔ فون: (061)8149212
- 12- **ہارون آباد:** رمضان اینڈ کمپنی غلہ منڈی، ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔ فون: (063)2251104
- 13- **سکھر:** 3/B پروفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی، شکار پور روڈ۔ فون: (071)5631074
- موبائل: 0300-3119893 ای میل: sukkur@tanzeem.org
- 14- **حیدرآباد:** مرکز تنظیم اسلامی سندھ زیریں، نزد فضل ہائٹس پشاوری آکس کریم شاپ، مین قاسم آباد روڈ۔
فون: (022)652957 موبائل: 0333-2608043 ای میل: hyderabad@tanzeem.org
- 15- **کوئٹہ:** مرکز تنظیم اسلامی حلقہ بلوچستان، بالائی منزل بالمقابل کوالٹی سویٹس، منان چوک شارع اقبال۔
فون: (081)2842969 موبائل: 0334-2413598 ای میل: quetta@tanzeem.org